صُبح
کس حال میں کی...؟
02 April 2026
(For Islamic Brothers)
پاکستان بھر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا، میں قیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج۷ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کی نشانیاں

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دِن ہم بارگاہِ رسالت میں حاضِر تھے، اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے جب ہمیں دیکھا تو اپنی سُواری سے اُترا اور پیدل چلتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں 9 دِن کی دُوری سے آیا ہوں مگر آیا اس طرح ہوں کہ میں نے یہ رستہ 6 دِن میں طے کیا، میں دِن میں پیاسا رہا، راتوں کو جاگتا رہا (یُوں میں نے تیزی سے سَفَر کیا تاکہ جلد از جلد آپ کی خِدمت میں پہنچ جاؤں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!) میرے آنے کا مقصد اَصْل میں 2 سُوال ہیں، جنہوں نے میری نیند اُڑا رکھی ہے، بس میں ان کے جواب چاہتا ہوں۔

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس خوش نصیب مُسَافِر کا نام پوچھا،

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

کہا: اَنَازَیْدُ الْخَیْل یعنی میں گھوڑے والا زید ہوں۔ رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَلْ اَنْتَ زَیْدُ الْخَیْر(یعنی تم گھوڑے والے زید نہیں) بلکہ بھلائی والے زید ہو۔ پھر فرمایا: پوچھو کیا پوچھنا ہے؟ اب اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے 2 انوکھے سُوال پوچھے، عرض کیا: (1):وہ بندہ جو اللہ پاک کو پسند ہے، اس کی نشانی کیا ہے؟ (2):اور دوسرا یہ کہ وہ بندہ جسے اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، اس کی نشانی کیا ہے؟

یہ انوکھے سُوال تھے، قربان جائیے! غیب کی خبریں جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْم پر...!! جیسے سُوال انوکھے تھے، آپ نے جواب بھی نِرالا ہی عطا فرمایا، ارشاد فرمایا: کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَازَیْدُ! یعنی اے زید! تم نے صُبح کس کیفیت میں کی تھی؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! صُبح جب کی تو میری کیفیت یہ تھی کہ ❁میرے دِل میں نیکی کی اور نیک لوگوں کی محبّت تھی ❁میرا دِل چاہتا تھا کہ میں نیک کام کروں ❁پھر جو نیکی مجھ سے رہ گئی، میں نہ کر پایا، مجھے اس پر دُکھ ہوا ❁اور جو نیکی میں کر پایا، چاہے وہ تھوڑی تھی یا زیادہ، مجھے اس پر ثواب ملنے کا یقین ہو گیا۔

(یعنی یہ کُل چار کیفیات ہیں: (1):نیکی سے محبّت (2):نیک لوگوں سے محبّت (3):نیک کام کرنے کی چاہت (4):اگر کوئی نیکی نہ ہو پائی تو اس پر حسرت) رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زید الخیر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا جواب سُن کر فرمایا: ھِیَ بِعَیْنِھَا یَازَیْدُ! یعنی اے زید! یہی تیرے سُوال کا جواب ہے۔ اگر اللہ پاک کی خفیہ تدبیر تیرے بارے میں کچھ اور ہوتی تو اللہ پاک اس کے عِلاوہ کام تیرے لئے آسان فرما دیتا اور اسے کچھ پرواہ نہ تھی کہ تم کس وادی میں ہلاک ہوتے ہو۔[1]

1...تبصرة الغافل، صفحہ: 283۔

اپنی کیفیات پر غور فرمایئے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کتنا خوبصورت معیار پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں عطا فرما دیا ہے، ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی کیفیات کے بارے میں غور کرلینا چاہئے ۞ کیا ہمارے دِل میں نیکی کی محبّت ہے...؟ جس کے دِل میں یہ محبّت ہے، وہ اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ ہے اور اگر خدانخواستہ اس کا اُلٹ ہے یعنی جس کے دِل میں گُناہوں کی رغبت ہے، اسے ڈرنا چاہئے کہ یہ اللہ پاک کا ناپسندیدہ بندہ ہونے کی نشانی ہے ۞ اسی طرح غور فرمائیں کہ کیا ہمارے دِل میں نیک لوگوں کی محبّت ہے؟ یا مَعَاذَاللہ! اللہ پاک کے نیک بندوں کا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا، اَہْلِ بیتِ پاک کا، اَوْلیائے کرام کا، امامِ اعظم کا، غوثِ پاک، داتا حُضُور، بابا فرید، سخی شہباز قلندر، خواجۂ اجمیر، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِم اور دیگر نیک لوگوں کا بُغض دِل میں پاتے ہیں۔ خبردار! ڈرنے کا مقام ہے، جس کے دِل میں نیک لوگوں کی محبّت نہیں بلکہ بُغض ہے، وہ ہرگز اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ نہیں ہوسکتا...!! ۞ پھر غور فرمایئے! کیا نیک کام کرکے خوشی ہوتی ہے، سکون ملتا ہے، دِل میں شکر کی کیفیت بنتی ہے ۞ اگر نیکی سے محرومی ہو جائے، نیکی نہ کر پائیں تو کیا اس پر پچھتاویٰ ہوتا ہے؟ **اگر یہ پیاری پیاری کیفیات ہیں تو خوشی کی بات ہے کہ یہ اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ ہونے کی نشانی ہے۔**

کامِل مؤمن کون ہے؟

حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: جب

تمہیں اپنی نیکی خوش کرے اور اپنی برائی غمگین کرے تو تم کامل مومن ہو۔[1] ایک اور حدیث پاک ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ یعنی جس کو اس کی نیکی خوش کرے اور اس کی برائی غمگین کرے تو وہ (کامِل) مومن ہے۔[2] سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں ایسی پیاری پیاری کیفیات نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُبح کس حال میں کی...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت زَیْدُ الْخَیْر رَضِیَ اللہُ عنہ والی خوبصُورت حدیثِ پاک سُنی، اس پر ذرا غور فرمایئے! حضرت زید رَضِیَ اللہُ عنہ نے سُوال پوچھا تھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ بندے کی نشانی بتایئے! اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو جواب نہیں دیا بلکہ جواب کے طور پر ان سے ایک سُول پوچھا، وہ سوال کیا تھا؟ کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَازَیْدُ! اے زید! تم نے صُبح کس حال میں کی تھی...؟

رسولِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس پیارے انداز کو ذرا سمجھنے کی کوشش کیجئے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ یا ناپسندیدہ بندہ ہونے کو صُبح کی کیفیت کے ساتھ جوڑا ہے۔ یعنی اگر تم یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ تم اللہ پاک کے پسندیدہ بندے ہو یا نہیں ہو تو اس کے لئے اپنی صُبح کی کیفیات پر غور کر لو! یہ کیفیات فیصلہ کریں گی کہ رَبّ کے ہاں تمہارا مقام کیا ہے...؟

1...مسند احمد، تتمہ مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:172، حدیث:22802۔

2...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، صفحہ:522، حدیث:2165۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اب ہم میں سے ہر ایک اپنی صُبح پر غور کر لے..!! ہماری صُبح کس حالت میں ہوتی ہے۔ افسوس! ہمارے ہاں بہت عجیب حالات ہیں ❁ صُبح اُٹھتے ہیں تو مَعاذَاللہ! نمازِ فجر قضا ہو چکی ہوتی ہے ❁ صُبح اُٹھ کر دُنیوی کاموں کی فِکر ہوتی ہے ❁ گھڑی پر نظر پڑتی ہے تو دِل سے آہ نکلتی ہے، ہائے! وقت تھوڑا رہ گیا، کام پر پہنچنا ہے ❁ آج فُلاں کام بھی کرنا ہے ❁ فُلاں سے پیسے لینے ہیں ❁ فُلاں کو دینے ہیں ❁ کاروبار کی پریشانیاں ❁ بعضوں کو اخبار پڑھنے، سوشل میڈیا دیکھنے کا شوق ہوتا ہے، صُبح اُٹھتے ہی دُنیا بھر کی خبریں دِماغ میں اُتارنا شروع کر دیتے ہیں۔ غرض کہ صُبح کو اُٹھ کر نہ نماز کی فِکر، نہ اَوراد و وظائف کی فِکر، نہ اللہ پاک کا ذِکر، نہ درود کی کثرت، نہ نیک کاموں کی رغبت...!!

صُبح کی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! صُبح کا وقت بہت قیمتی وقت ہوتا ہے، اس وقت رحمتیں اُترتی ہیں، برکتیں اُترتی ہیں، رِزق کی تقسیم کا وقت ہے، اللہ پاک کے ذِکر میں مَصرُوف ہونے کا وقت ہے، جو لوگ صُبح جلدی اُٹھنے کے عادِی ہیں، انہیں اندازہ ہو گا، یہ ایک خوبصُورت وقت ہوتا ہے، صُبح کی بھینی بھینی ہوا رُوح کو تازگی بخش رہی ہوتی ہے، پرندے اپنے گھونسلوں سے نکل کر اِدھر اُدھر اُڑتے ہوئے اللہ پاک کی تسبیح کر رہے ہوتے ہیں، ہر طرف ایک تازگی پھیلی ہوتی ہے، ہر طرف سُہانا ماحول ہوتا ہے بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صُبح کا وقت زندگی کی نئی شروعات کا وقت ہوتا ہے، نیند سے اُٹھنے کی جو دُعا ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے منقول ہے، اس دُعا پر ذرا غور فرمایئے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ پاک کیلئے جس نے موت کے بعد ہمیں زندہ کیا (یعنی نیند کے بعد اُٹھنا نصیب فرمایا) اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(1)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نیند سے اُٹھنے کو زندگی سے تعبیر کیا۔ یعنی جب ہم نیند سے بیدار ہوئے تو گویا ہمیں نئی زندگی مل گئی۔ پھر اس دُعائے مصطفےٰ میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری کیفیات کو دیکھئے! اَوّل تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نیند کے ساتھ ہی کوئی موازنہ نہیں ہو سکتا، ہماری نیند غفلت والی ہوتی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نیند بھی بے مثال تھی، باکمال تھی، خود فرماتے ہیں: میری آنکھیں سوتی ہیں، دِل نہیں سوتا۔(2) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب آرام فرما ہوتے تھے تو نیند کی حالت میں کبھی اللہ پاک کا دیدار ہوتا تھا، کبھی جنّت کی سیر فرماتے تھے، کبھی دُنیا کے رازوں کو مُلاحظہ فرماتے تھے۔

غرض کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری نیند ہی بے مثال و باکمال ہے، پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیند سے جاگتے تھے تو دِل مبارک کی کیفیات دیکھئے! کیسی پیاری ہوتی تھیں (1): **شکر کی کیفیت:** آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ کر اللہ پاک کی حمد کیا کرتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا تمام تعریفیں اُس اللہ پاک کی جس نے ہمیں زندہ کر دیا (یعنی نیند سے جاگنے کی توفیق بخش دی)، یہ شکر کی کیفیت تھی، پھر (2): **فِکْرِ آخرت والی کیفیت** کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کہتے: وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (اور اسی کی طرف پلٹنا ہے)۔ یہ آخرت کی یادوالی کیفیت ہے۔

کتنی پیاری پیاری کیفیات ہیں...!! غرض کہ صُبح کے وقت کی کیفیات بہت اہم ہیں، یہ کیفیات ہماری شخصیت کو واضح کرتی ہیں، اس لئے ہمیں اپنی صُبح کی کیفیات کے بارے میں

1...بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، صفحہ:1560، حدیث:6312۔
2...بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باللیل...الخ، صفحہ:332، حدیث:1147۔

غور کرنا چاہئے۔

3 قسم کے لوگ...!!

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: صُبح کے معاملے میں لوگ 3 قسم کے ہیں: (1): ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جنہیں صُبح اُٹھتے ہی مال کمانے کی فِکْر لگ جاتی ہے (2): دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جن کا دِل صُبح ہی سے گُناہوں کی طرف مائِل ہوتا ہے (3): تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو صُبح اُٹھتے ہیں تو ان کے دِل میں آخرت کی فِکْر اور اللہ پاک کا قرب پانے کا شوق ہوتا ہے۔ ❁ پس جو بندہ مال کی فِکْر میں صُبح کرتا ہے، وہ چاہے جتنا بھی کما لے، **جتنی بھی بھاگ** دوڑ کر لے، کھائے گا وہی جو اللہ پاک نے اس کے مقدر میں لکھا ہے ❁ جو بندہ گُناہوں کی رغبت دِل میں لے کر اُٹھتا ہے، وہ ذِلّت کا سامنا کرتا ہے ❁ اور وہ خوش نصیب بندہ جو صُبح اُٹھتا ہے تو دِل میں آخرت کی فِکْر ہوتی ہے، اللہ پاک کا قرب پانے کی طلب ہوتی ہے، **اللہ پاک اسے رِزْق بھی عطا فرما دیتا ہے اور اپنے رستے کی ہدایت سے بھی نواز دیتا ہے۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک لوگوں کی نیک صُبح

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی صُبح کی کیفیات اور صُبح کی عادات پر غور کرنا چاہئے، جیسی ہماری صُبح گزرے گی، سارا دِن ایسا ہی گزرے گا۔ آیئے! پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام اور نیک لوگوں کی صُبح کی کیفیات سُنتے ہیں:

1... تنبیہ الغافلین، باب ما قیل کیف یصبح الرجل، صفحہ:324۔

پیارے آقا کی پیاری صُبح

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صُبح کے وقت، حضرت ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: کَیۡفَ اَصۡبَحۡتَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ! یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! صُبح کیسے فرمائی؟ ارشاد فرمایا: بِخَیۡرٍ مِّنۡ رَّجُلٍ لَّمۡ یُصۡبِحۡ صَائِمًا وَّ لَمۡ یَعُدۡ مَرِیۡضًا وَّ لَمۡ یَشۡھَدۡ جَنَازَۃً یعنی میری صُبح اس شخص سے بہتر ہوئی ہے جس نے نہ تو روزے کی حالت میں صُبح کی، نہ مریض کی عیادت کی اور نہ ہی جنازے میں شریک ہوا۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! کیسی پیاری صُبح ہے...!! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا ہی نِرالی ہے، ہر ہر مَوقع پر اُمّت کی راہنمائی کی جاتی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے گویا ہمیں تَرغیب دِلائی ہے کہ اچھی صُبح اس کی ہوتی ہے جو صُبح صُبح اُٹھ کر روزہ رکھتا ہے، مریض کی عِیادت کرنے اور ثواب کمانے کیلئے جنازے میں شرکت کی رغبت دِل میں رکھتا ہے۔

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی نِرالی صُبح

اب ذرا مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی پیاری، نِرالی صُبح کا حال سنیئے! گویا رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کی طرف اشارہ کیا تھا، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ان پر عمل کرنے والے تھے، جی ہاں! حدیثِ پاک سنیئے! حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ فجر سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! میں نے روزہ کی نیت نہیں کی اور نہ ہی ایسا ارادہ ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کی: یارَسولَ

1... الدعا للطبرانی، باب جواب من قال لاخیہ... الخ، جز:7، جلد:3، صفحہ:1668، حدیث:1938۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! رات کو صرف میرا ارادہ تھا اور صُبح میں روزے سے تھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کی: یارَسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ابھی تو ہم نماز سے فارغ ہوئے ہیں اور مسجد سے باہر بھی نہیں نکلے، مریض کی عِیادت کیسے کرتے؟ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یا نبیَ اللہ! میرے بھائی حضرت عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ عنہ بیمار ہیں، آج مِزاج پُرسی کے لئے میں پہلے ان کے گھر گیا اور وہیں سے مسجد آ گیا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا: آج راہِ خدا میں صدقہ کس نے دیا ہے؟ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارَسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! نمازِ فجر پڑھنے کے بعد سے اب تک ہم آپ کی بارگاہ میں موجود ہیں، اس صورت میں ہمارا صدقہ کرنا کیسے ممکن ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یا رَسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ عنہ کی عِیادت کرکے مسجد پہنچا تو ایک سائل سوال کر رہا تھا، میرے ساتھ میرا پوتا (یا بیٹا) بھی تھا جس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا میں نے اس سے لے کر وہ سائل کو دے دیا۔ **یہ سن کر اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ سے 2 بار فرمایا: تمہیں جنت کی بشارت ہو۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نِرالی صُبح ہے...!! ابھی فجر کی نماز پڑھی ہے، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ روزہ بھی رکھے ہوئے ہیں، مریض کی عِیادت بھی کر چکے ہیں اور راہِ خُدا میں خیرات بھی کر چکے ہیں، بیشک حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ ہر معاملے میں آگے بڑھ جانے والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... الریاض النضرۃ، جز:1، القسم الثانی...الخ، الباب الاول...الخ، الفصل التاسع...الخ، صفحہ:151۔

معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ کی پیاری صُبح

حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے مُعاذ! تم نے صُبح کس حال میں کی؟ عرض کی: میں نے اللہ پاک پر ایمان رکھتے ہوئے صُبح کی ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بات کی کوئی دلیل ہوتی ہے، تمہاری اس بات کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارَسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے جب بھی صُبح کی تو ❁ یہ گمان کیا کہ شام نہیں دیکھ سکوں گا اور ❁ جب بھی شام کی تو یہ خیال کیا کہ صُبح نہیں دیکھ سکوں گا ❁ جو بھی قدم اُٹھایا یہ سوچ کر اُٹھایا کہ اس کے بعد دوسرا قدم نہیں اٹھا سکوں گا اور ❁ گویا میں (قیامت کا یہ منظر) دیکھ رہا ہوں کہ ہر وہ اُمَّت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہے جسے ان کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ ان کی طرف بھیجے جانے والے نبی (عَلَیْہِ السَّلام) ہیں اور وہ بت بھی ہیں جنہیں وہ اللہ پاک کو چھوڑ کر پوجتے تھے اور ❁ گویا میں جہنمیوں کی سزا اور اہلِ جنت کے ثواب کو دیکھ رہا ہوں۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **تم نے جان لیا پس ان کیفیات پر پابندی رکھنا۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! کیسی پیاری کیفیات ہیں...!! صُبح اُٹھے اس حال میں کہ آخرت کی فِکْر ہے، موت سامنے نظر آ رہی ہے، قیامت کا منظر آنکھوں میں گھوم رہا ہے، آہ! وہ وقت جب سب اگلے پچھلے جمع ہوں گے، زمین دہک رہی ہو گی، سورج آگ برسا رہا ہو گا، سامنا قہر کا ہو گا، آہ! غیر مسلم اور گنہگار جہنّم کی طرف ہانکے جا رہے ہوں گے، خوش

1... حلیۃ الاولیا، جلد:1، صفحہ:305، رقم:816۔

نصیبوں کو جنّت کی طرف لے جایا جارہا ہو گا...!! یہ عبرتناک اور ہولناک منظر اور اس کی کیفیات دِل و دِماغ پر چھائی ہوئی ہیں...!! کاش! ہمیں بھی ایسی کیفیات نصیب ہو جائیں۔

کل تمہارا نام کیا ہو گا...!!

حضرت مُجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ تابعی بزرگ ہیں، آپ فرماتے ہیں: مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے مجاہد! جب صُبح کرو تو دِل کو شام پانے کی اُمّید نہ دِلاؤ! جب شام کرو تو صُبح پانے کی ڈھارس نہ باندھو! موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جان لو! بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان لو! بیشک تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہو گا (یعنی لوگ تمہیں صاحِب کہیں گے یا مرحُوم کہہ کر یاد کریں گے)...!! (1)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقت ہے...!! آدمی صُبح کرتا ہے تو یہ نہیں جانتا کہ شام پاسکے گا یا نہیں...!! کتنے ایسے ہیں جو صُبح کو بہت خوش باش اُٹھتے ہیں مگر ان کی رات قبر میں ہوتی ہے، کتنے ایسے ہیں جو رات کو اچھے بھلے سوتے ہیں مگر صُبح کو جاگنا نصیب نہیں ہوتا...!! پھر کیا وجہ ہے کہ ہم عبرت نہیں پکڑتے، غفلت طاری ہے، ہم آخرت کی فِکْر نہیں کرتے، لمبی اُمّیدیں بندھی ہیں، بڑے بڑے خواب سجائے ہوئے ہیں، صُبح اُٹھتے ہی دِن بھر کے کاموں کی لمبی فہرست دِماغ میں ہوتی ہے مگر افسوس! ان میں آخرت میں کامیابی دِلانے والے کام شامِل نہیں ہوتے، بس! دُنیا، دُنیا اور دُنیا ہی کی فِکْر ستائے جارہی ہوتی ہے۔ آہ! افسوس! ہمیں صُبح مل گئی، شام ملے گی یا نہیں، شام مِل گئی، صُبح ملے گی یا نہیں، ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔

1... تنبیہ الغافلین، باب الحرص وطول الامل، صفحہ: 127۔

نیک لوگوں کی نیک صبحیں

۞حضرت ربیع بن خُثَیْم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے عرض کی گئی: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: میں نے صُبح اس حال میں کی کہ کمزور اور گناہ گار ہوں، اپنا رزق پورا کر رہا اور موت کے انتظار میں ہوں ۞حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: اگر آگ سے نجات پا گیا تو میں نے اچھی حالت میں صُبح کی ۞حضرت اویس قَرَنی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے عرض کی گئی: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: اس شخص کی صُبح کا حال کیا پوچھتے ہو جو شام کرتا ہے تو اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ صُبح کرے گا (یا نہیں) اور جب صُبح کرتا ہے تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ شام کرے گا (یا نہیں)؟ ۞حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے عرض کی گئی: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: میں نے صُبح اس حال میں کی کہ عمر کم ہو رہی ہے اور گناہ بڑھ رہے ہیں ۞ایک عقل مند سے پوچھا گیا: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو (عاجزی کرتے ہوئے) جواب دیا: میں نے صُبح اس حال میں کی کہ اپنے رب کا رزق کھاتا ہوں اور اس کے دشمن، ابلیس کی اطاعت کرتا ہوں ۞حضرت مُحمَّد بن واسع رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے عرض کی گئی: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی طرف ایک منزل چلتا ہے ۞حضرت حامد لَفّاف رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ نے صُبح کس حال میں کی؟ تو فرمایا: میں نے صُبح اس حال میں کی کہ صُبح سے لے کر رات تک عافیت کا خواہش مند رہتا ہوں۔ عرض کی گئی: کیا آپ ہر روز عافیت میں نہیں ہوتے؟ فرمایا: عافیت تو اس دن ہوتی ہے جس دن اللہ

پاک کی نافرمانی نہ ہو۔[1] ❁ حضرتِ مالِک بن دِینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ نے صُبْح کیسے کی؟ فرمایا: **اُس شخص کی صُبْح کس حال میں ہو گی جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر (یعنی آخرت) کی طرف جانے والا ہو اور کچھ پتا نہ ہو کہ جنت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانا ہے۔**[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نیک لوگوں کی نیک صبحیں ہیں، ان کی کیفیات کیسی نرالی ہیں، یہ ڈرتے ہیں، موت کو سامنے دیکھتے ہیں، آخرت کی فِکْر کرتے ہیں، صُبْح اُٹھتے ہی اپنے گُنَاہوں کو یاد کرتے ہیں، ویسے دِن رات، صُبْح شام نیکیاں ہی نیکیاں کرتے ہیں، اس کے باوُجُود نیکیوں کی کمی پر حسرت کرتے ہیں۔ ایک طرف ہم گنہگار ہیں: نہ صُبْح کو قبر و آخرت کا خیال آتا ہے، نہ شام کو اللہ پاک کی یاد آتی ہے...!! آہ! کاش! ہمیں نیکی کی رَغبت مل جائے، کاش! قبر و آخرت کی فِکْر نصیب ہو جائے! کاش! خوفِ خُدا نصیب ہو جائے، کاش! ہماری صُبْح و شام کی کیفیات سنور جائیں...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُبْح کی پیاری کیفیات

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی صُبْح کی کیفیات پر غور بھی کرنا چاہئے اور ان کو سنوارنے کی کوشش بھی ضرور کرنی چاہئے۔ یہ کیسے ہو گا؟ کون کون سی پیاری کیفیات ہمیں اپنانی ہیں؟ آیئے! نیک لوگوں کی نصیحتیں سُنتے ہیں:

1... احیاء علوم الدین، کتاب اداب العزلۃ، الباب الثانی فی فوائد العزلۃ...الخ، جلد:2، صفحہ:286۔
2... تنبیہ الغافلین، باب ما قیل کیف یصبح الرجل، صفحہ:324۔

سوئے کس حال میں تھے...؟

کسی نیک بزرگ سے پوچھا گیا: آدمی کو صُبح کس نیت کے ساتھ بستر سے اُٹھنا چاہئے؟ فرمایا:پہلے یہ سوچو کہ سوئے کس حال میں تھے، پھر اُٹھنے کے بارے میں پوچھنا۔ پھر فرمایا: اُٹھنے کا بعد میں پوچھنا، پہلے سونے کی کیفیات کے بارے میں غور کرو! پھر آپ نے سونے کی اچھی حالت کو بیان کیا، فرمایا: بندے کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے چار باتوں کا خیال رکھے:(1):رُوئے زمین پر کسی کا حق اس کے ذِمّے نہ ہو۔ اگر کسی کا حق اس پر آتا ہے تو ادا کر دے (یا معاف کروالے) کیونکہ بعض دفعہ سوتے ہوئے ہی موت آ جاتی ہے، اگر کسی کا حق ذِمّے لے کر مر گیا تو اللہ پاک کے حُضُور اس کے پاس کوئی حجّت نہ ہو گی (یعنی روزِ قیامت حق کی ادائیگی دُشوار ہو گی)(2):اللہ پاک کے مقرر کئے ہوئے فرائِض میں سے کوئی فرض اس کے ذِمّے نہ ہو (مثلاً نمازِ عشاء رہتی ہے تو پڑھ کر سوئے، اسی طرح دیگر فرائض پر بھی غور کرلے)(3):اپنے سارے گُناہوں سے توبہ کر کے سوئے (کہ اگر حالتِ نیند میں موت آ بھی گئی تو توبہ پر خاتمہ ہو گا)(4):وصیت لکھ کر سوئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ فِکْر کی بات ہے۔ ہمیں یہ سمجھایا گیا کہ صُبح کی کیفیات درست کرنا چاہتے ہو، اچھی صُبح پانا چاہتے ہو تو اس کیلئے رات کو سونے سے پہلے کی کیفیات درست کرو! کیونکہ آدمی جس حال میں سوتا ہے، اسی میں اُٹھتا ہے، افسوس! ہمارے ہاں سونے کے وقت کی روٹین بھی عجیب و غریب ہوتی ہے، کتنے ایسے ہیں جو گُناہ کر کے سوتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو نمازِ عشاء پڑھے بغیر سو جاتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو گُناہوں بھرے چینلز دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں، ایسے نادان بھی ہیں جو ہینڈ فری کانوں میں لگا کر، موبائل پر گانے چلا کر میوزک

1...تنبیہ الغافلین، باب ما قیل کیف یصبح الرجل، صفحہ:324۔

سنتے سنتے سوتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو غیر اخلاقی ویب سائٹس دیکھ کر سوتے ہیں، کتنوں کی راتیں موبائل کی نذر ہوتی ہیں، صُبح سحری کے وقت جاکر آنکھ بند کرتے ہیں، پھر 12 بجے اُٹھتے ہیں....!! کاش! ہماری رات کی روٹین بھی درست ہو جائے اور صُبح کی کیفیات بھی سنور جائیں۔

رات کو سونے سے پہلے توبہ کریں، 2رکعت نماز صلوۃ التوبہ پڑھ لیں، کچھ تِلاوت کرکے سوئیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے 3 قُل (یعنی سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر پورے جسم مبارک پر ہاتھ پھیر لیتے اور یہ عمل 3 مرتبہ کیا کرتے تھے[1] ۞ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رات کو سونے سے پہلے سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت فرماتے تھے[2] ۞ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رات کو سونے سے پہلے آخری کام سورۂ کافرون کی تِلاوت ہونا چاہئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! خاتمہ ایمان پر ہو گا[3] ۞ صاحِبِ بہارِ شریعت مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سونے کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آدمی کو چاہئے کہ سیدھے رُخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر سیدھی کروٹ پر سوئے اور سوتے ہوئے قبر میں سونے کو یاد کیا کرے...!![4]

اللہُ اکبر! کاش! یہ پیارے انداز ہمیں نصیب ہو جائیں...!! اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1...بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، صفحہ:1297، حدیث:5017۔
2...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب ماجاء فی قراءۃ...الخ، جلد:7، صفحہ:132، حدیث:1۔
3...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:311۔
4...بہارشریعت، جلد:3، صفحہ:436، حصہ:16۔

صُبح کے وقت کی 2 پیاری کیفیات

ایک نیک بزرگ فرماتے ہیں: جسے صُبح نصیب ہو گئی، اس پر 2 باتیں لازِم ہیں: (1): امن (2): خوف۔ اَمن اس بات پر کہ رِزق کا ذِمَّہ اللہ پاک نے اپنے کرم پر لیا ہے اور خوف اس بات کا کہ آہ! میں اللہ پاک کے اَحْکام آج پُورے کرپاؤں گا کہ نہیں کر پاؤں گا...!! مزید فرماتے ہیں: جس بندے کو یہ 2 کیفیات مِل جائیں اسے 2 نعمتیں عطا کی جاتی ہیں: (1): قناعت کہ جو اور جتنا اسے دِیا گیا ہے، وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے(2): اطاعت و فرمانبرداری کی مٹھاس۔[1]

یہ 2 نعمتیں (1): قناعت اور (2): نیکی کی مٹھاس اسے ملتی ہے، جو صُبح اُٹھتے ہی رزق کے معاملے میں پُر امن اور نیک کاموں کے معاملے میں خوف زدہ ہوتا ہے کہ آہ! کہیں آج کا دِن نافرمانیوں میں نہ گزر جائے...!! کاش! ہمیں یہ 2 عظیم کیفیات نصیب ہو جائیں...!! آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُبح کرنے کی چار نیتیں

پیارے اسلامی بھائیو! نیت کرنے سے بندے کو عمل کا جذبہ ملتا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر صبح اچھی اچھی نیتیں کر لیا کریں تا کہ سارا دن نیک اعمال کرنے کا ذہن بنا رہے۔ بعض حکما فرماتے ہیں: انسان کو چاہیے کہ ہر صبح یہ نیتیں کر لیا کرے: (1): اللہ پاک کے فرائض کی ادائیگی کروں گا (2): اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رہوں گا (3): لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف سے کام لوں گا (4): دشمنوں سے صلح کروں گا۔ جب بندہ ان نیتوں

1... تنبیہ الغافلین، باب ما قیل کیف یصبح الرجل، صفحہ:324۔

کے ساتھ صبح کرے گا تو امید ہے کہ وہ کامیاب اور نیک لوگوں میں سے ہو گا۔ (1)

صُبْح کے وقت شکر کیجئے!

اے عاشقانِ رسول! صبح کے وقت جب بیدار ہوں تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی عادت بنائیں۔ایک مرتبہ ایک صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا:تم نے کس حال میں صبح کی؟تو انہوں نے جواب میں (صرف یہ) عرض کیا: اچھے حال میں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے دوبارہ یہی سوال کیا، انہوں نے پھر وہی جواب عرض کیا، تیسری مرتبہ پوچھنے پر عرض کیا:(میں نے) خیریت سے صبح کی (اور اس عنایتِ خداوندی پر) میں اللہ پاک کی حمد بیان کرتا ہوں۔اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں یہی (جواب) سننا چاہتا تھا۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ صُبْح کے وقت کی چند مبارک کیفیات ہیں...!! اللہ پاک ہمیں ایسی پیاری پیاری صبحیں اور پیاری پیاری نیکیوں والی شامیں نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان

❀ **قرآنِ مجید سیکھنا بہت فضیلت والا کام ہے:** ❀ اَحادیث میں اس طرح مضمون ہے: صبح اس حال میں کرو کہ یا تُم عالِم ہو یا طالِبِ عِلْمِ دین (3) ❀ ایک روایت کے مطابق صبح

1... تنبیہ الغافلین، باب ما قیل کیف یصبح الرجل، صفحہ:323۔

2... الزہد لابن مبارک، باب ذکر رحمۃ اللہ، صفحہ:328، حدیث:937۔

3... دارمی، المقدمۃ، باب فی ذھاب العلم، صفحہ:96، حدیث:254۔

کے وقت قرآنِ مجید کی ایک آیت سیکھنا 100 رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (1)

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک سینکڑوں مدارسُ المدینہ بالغان لگتے ہیں، جن میں بڑی عُمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرُست تجوید اور مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے اور مختلف سنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں اگر پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پڑھانے کی، ورنہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کی سنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تلاوت کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع (شفاعت کرنے والا) ہو کر آئے گا۔ (مسلم، ص ۱۴۳، حدیث: ۱۸۷۴) (2) فرمایا: میری اُمّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعظیم القرآن، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲) ☆ قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنت ہے۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۸۴۳) ☆ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔ (بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۳، ص ۵۵۰) ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مستحب ہے اور سورت کی ابتداء

---

1 ... ابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، صفحہ: 48، حدیث: 219۔

میں ”بِسۡمِ اللہِ“ پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب ہے۔(صراط الجنان،۱/۲۱) ☆قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔(صراط الجنان،۱/۲۱) ☆قرآن پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور زبانی پڑھنے پر ایک ہزار۔(کنزالعمال، کتاب الاذکار،قسم الاقوال، الباب فی تلاوۃ القرآن الخ، ۱/۲۶۰،حدیث:۲۳۰۱، ملخصاً) ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔(صراط الجنان،۵/۵۲۶) ☆جب بلند آواز سے قرآن مجید پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے،جب کہ وہ مجمع قرآن مجید سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی لوگ اپنے کام میں مصروف ہوں۔(صراط الجنان،۱/۲۲) ☆مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔(صراط الجنان،۱/۲۲)

﴿اعلان﴾

تلاوت کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِۨالنَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِپاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴾5﴿ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 02اپریل2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

تلاوت کی بقیہ سنّتیں

تین دن سے کم میں قرآن کریم نہ ختم کرے بلکہ کم از کم تین دن یا سات دن یا چالیس دن میں قرآن کریم ختم کرے تاکہ معانی و مطالب کو سمجھ کر تلاوت کرے۔

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(عجائب القرآن، ص ۲۳۸) ☆ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔ (عجائب القرآن، ص ۲۳۸) ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رمضان شریف کے آخری دس ایام اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔(عجائب القرآن ص ۲۳۹) ☆رات میں تلاوت کا بہترین وقت مغرب اور عشاء کے درمیان ہے اور اس کے بعد نصف شب کے بعد اور دن میں سب سے عمدہ صبح کا وقت ہے۔(عجائب القرآن ص ۲۳۹) ☆ غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔(جنتی زیور، ص ۳۰۰) ☆ رات کے وقت تلاوت کی کثرت کرے کیونکہ اس وقت ذہن پر سکون اور دل مطمئن ہوتا ہے۔(عجائب القرآن، ص ۲۳۹) ☆ بازاروں اور کارخانوں میں جہاں لوگ کام میں لگے ہوں زور سے قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔(جنتی زیور، ص ۳۰۱) ☆ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔(صراط الجنان، ۱/ ۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆ قیامت کی رُسوائی سے نجات کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "قیامت کی رُسوائی سے نجات کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْبَاْسِ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے جنگ کے دن رُسوا نہ کرنا اور مجھے قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔(فیضان دعا، ص 317)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی

صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَالله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَالله بِلااِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت

کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا ؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا ؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے،یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد ،مؤذِّن،خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد